فتوی نمبر:AB043

تاریخ:3جنوری2020

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ برات کی روانگی سے قبل دولہاجو دور کعت نفل پڑھتا ہے جسے سلامی کرنا کہتے ہیں ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر وہ نوافل نہ پڑھے جائیں تو کیا نکاح میں کچھ فرق آئے گا؟

سائل: محمد اسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

برات کی روانگی سے پہلے دورکعت نفل نماز جو دولہا پڑھتا ہے، نہ نکاح کی شرائط میں سے ہے اور نہ ہی مستحبات میں سے، البتہ چونکہ نکاح ایک عظیم سنت ہونے کیساتھ خوشی کا موقع بھی ہے، اور جب بھی کوئی خوشی حاصل ہو یا کوئی مصیبت وآزمائش ٹلے تو سجدہ شکر کرنا مستحب ہے، اور بعض علماء نے فرمایا کہ دورکعت نفل نماز پڑھنا مستحب ہے، غالباً اسی وجہ سے عوام میں یہ دورکعت نفل نماز بطور شکرانہ رائج ہے، بہر حال یہ نوافل بطور شکرانہ پڑھے جائیں تو بھی زیادہ سے مستحب ہیں جن کے چھوڑنے پر شرعاً نہ نکاح میں کچھ حرج ہے اور نہ ہی کوئی گناہ۔

علامہ علاءالدین حصکفی رحمتہ اللہ علیہ نکاح کے مستحبات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"ويندب اعلانه وتقديم خطبة وكونه فی مسجديوم جمعة بعاقدرشيدوشهودعدول"۔یعنی نکاح اعلانیہ ہونا، خطبہ پہلے ہونا ، مسجد میں ہونا ، جمعہ کا دن ہونا اور نکاح کرنے والے کا صاحب علم و عمل ہونا اور عادل گواہوں کے سامنے ہونا مستحب ہے۔

(در مختار ورد المحتار، کتاب النکاح، جلد4، صفحہ 67،66، دار عالم الکتب: ریاض)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نکاح کے مستحبات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"یہ مستحباتِ نکاح بیان ہوئے، اگر اِس کے خلاف نکاح ہو گا جب بھی ہو جائے گا"۔

(بہار شریعت: کتاب النکاح، جلد2، حصہ 7، صفحہ 6، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

سنن ابی داؤد شریف میں ہے:"عن ابی بكرة عن النبیﷺ:انه كان اذاجاءه امرسرورا اويسربه خرّساجداً شاكرالله تعالیٰ"۔حضرت ابو بکرہ سے مروی، فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوشی کی خبر پہنچتی یا آپ خوش ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے۔

(سنن ابی داؤد: باب فی سجود الشکر، جلد2، صفحہ404، حدیث2774، دارالرسالۃ العالمیہ: بیروت)

ملا علی القاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"وردفی الحدیث:"ان النبیﷺ لمااتی براس ابی جھل، خرساجداً۔۔۔وحین بشربالفتح"۔یعنی حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے سامنے ابو جہل کا سر پیش کیا گیا اور آپ کو فتح مکہ کی خوشخبری سنائی گئی تو آپ سجدے میں گر گئے"۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ: کتاب الصلاۃ، باب فی سجود الشکر، جلد3، صفحہ544، دارالکتب العلمیہ: بیروت)

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"وفعلھاابوبکروعمروعلی"۔حضرت ابو بکر و عمر و علی علیھم الرضوان نے سجدہ شکر کیا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، مطلب فی سجدۃ الشکر، جلد2، صفحہ598،597، دارعالم الکتب: ریاض)

مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"نبی اکرم ﷺ نے ابو جہل کے قتل، صدیق اکبر نے مسیلمہ کذاب کے قتل اور سیدنا علی المرتضٰی نے ذوالسنہ خارجی کے قتل کی خبریں سن کر سجدۂ شکر ادا کیے اور کعب ابن مالک قبول توبہ کی بشارت پر سجدہ میں گر گئے"۔ (مراۃ شرح مشکوۃ: جلد2، صفحہ380، قادری پبلشرز: لاہور)

محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:"سجدة الشکر علی حصول نعمة واندفاع بلية"۔یعنی کسی نعمت کے حصول یا مصیبت کے ٹل جانے پر (کیا جانے والا سجدہ) سجدہ شکر (کہلاتا) ہے۔

(لمعات شرح مشکوۃ : جلد3، صفحہ608، دارالنور، بیروت)

مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"دینی یا دنیوی خوشی کی خبر سن کر سجدے میں گر جانا اسے سجدۂ شکر کہا جاتا ہے"۔

(مراۃ شرح مشکوۃ: جلد2، صفحہ380، قادری پبلشرز: لاہور)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"ان من تجددت عنده نعمة ظاهرة اورزقه الله تعالیٰ ولداًاو مالاًاووجدضالةاو اندفعت عنه نقمةاوشفی مریض لهاوقدم لهغائب ونحوذالک، یستحب لهان یسجدلله تعالیٰ شکراً"۔یعنی سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مُسافر واپس آیا غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ: کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، جلد1، صفحہ150، دارالکتب العلمیہ: بیروت)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "وقیل شکراتاماً، لانه تمامه بصلاة رکعتین کمافعل علیه الصلاة والسلام یوم الفتح"۔یعنی یہ بھی کہا گیا ہے کہ مکمل شکر دو رکعتیں نماز ادا کرنا سے ہو گا جیسا کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن کیا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، مطلب فی سجدۃ الشکر، جلد2، صفحہ598،597، دارعالم الکتب: ریاض)

ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "فقالوا: المراد بالسجود الصلاۃ"۔ یعنی بعض علماء فرماتے ہیں کہ سجدہ شکر سے مراد نماز ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ : کتاب الصلاۃ، باب فی سجود الشکر، جلد 3، صفحہ 544، دار الکتب العلمیہ: بیروت)

مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "بعض علماء فرماتے ہیں کہ سجدۂ شکر کی احادیث میں سجدہ سے نماز مراد ہے، یعنی جز سے کل (مراد ہے)۔

(مراۃ شرح مشکوۃ: جلد 2، صفحہ 380، قادری پبلشرز: لاہور)

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفر لہ

18 جمادی الاولیٰ 1441ھ 3 جنوری 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفى عنه الباري